السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

مجھے نماز ادا کرتے وقت اکثر خیالات اور وسوسے آتے رہتے ہیں۔ کیا نماز کے اندر خیالات اور وسوسوں سے نماز باطل ہو جاتی ہے یا نہیں۔ ان خیالات کو دور کرنے کا مجھے کوئی وظیفہ بتائیں۔

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

نماز کے اندر وسوسے اور خیالات کے آنے سے نماز باطل نہیں ہوتی جیسا کہ بخاری شریف میں باب من صلی بالناس فذکر حاجة فتخطاھم من عبقہ بن الحارث سے مروی ہے انہوں نے کہا:

((صَلَّيْتُ وَرَاءَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْمَدِينَةِ العَصْرَ، فَسَلَّمَ، ثُمَّ قَامَ مُسْرِعًا، فَتَخَطَّى رِقَابَ النَّاسِ إِلَى بَعْضِ حُجَرِ نِسَائِهِ، فَفَزِعَ النَّاسُ مِنْ سُرْعَتِهِ، فَخَرَجَ عَلَيْهِمْ، فَرَأَى أَنَّهُمْ عَجِبُوا مِنْ سُرْعَتِهِ، فَقَالَ: «ذَكَرْتُ شَيْئًا مِنْ تِبْرٍ عِنْدَنَا، فَكَرِهْتُ أَنْ يَحْبِسَنِي، فَأَمَرْتُ بِقِسْمَتِهِ))

''میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے مدینہ میں عصر کی نماز ادا کی۔ جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے سلام پھیرا تو جلدی سے اٹھ کھڑے ہوئے اور لوگوں کی گردنیں پھلانگتے ہوئے اپنی کسی بیوی کے حجرے کی طرف چلے گئے۔ لوگ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی اس جلدی سے گھبرا گئے۔ جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم واپس تشریف لائے تو دیکھا کہ صحابہ رضی اللہ تعالی عنہم آپ کی جلدی پر متعجب ہیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مجھے یاد آگیا کہ ہمارے گھر میں ایک سونے کی ایک ڈلی ہے۔ میں نے ناپسند کیا کہ وہ مجھ روک کر رکھے۔ میں نے اس کی تقسیم کا حکم دیا ہے۔

اس حدیث کے بعض طرق میں یہ الفاظ بھی ہیں''۔ (بخاری ۱/۱۴۰)

((ذکرت وانا فی الصلوة.))

''مجھے نماز کی حالت میں یہ بات یاد آئی''

اس حدیث سے معلوم ہوا کہ نماز کی حالت میں کسی چیز کی یاد آئے یا کوئی خیال آجائے تو اس سے نماز باطل نہیں ہوتی۔ اسی طرح مسند احمد صحیح مسلم میں سیدنا عثمان بن ابی العاص رضی اللہ تعالی عنہ سے مروی ہے:

((ان عُثْمَانَ بْنَ أَبِي الْعَاصِ، أَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللهِ إِنَّ الشَّيْطَانَ قَدْ حَالَ بَيْنِي وَبَيْنَ صَلَاتِي وَقِرَاءَتِي يَلْبِسُهَا عَلَيَّ، فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «ذَاكَ شَيْطَانٌ يُقَالُ لَهُ خَنْزَبٌ، فَإِذَا أَحْسَسْتَهُ فَتَعَوَّذْ بِاللهِ مِنْهُ، وَاتْفِلْ عَلَى يَسَارِكَ ثَلَاثًا» قَالَ: فَفَعَلْتُ ذَلِكَ فَأَذْهَبَهُ اللهُ عَنِّي))

''سیدنا عثمان ابن ابی العاص نے کہا اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم، شیطان میرے اور میری نماز کے درمیان حائل ہو جاتا ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اس شیطان کا نام خنزب ہے جب اس کا اکسانا محسوس کرو تو (دوران نماز) اعوذ باللہ پڑھو اور دائیوں طرف تین مرتبہ تھوکو۔ سیدنا عثمان رضی اللہ تعالی عنہ نے کہا کہ میں نے ایسا ہی کیا اور اللہ تعالیٰ نے شیطان کو مجھ سے دور کر دیا'' (مشکوۃ باب الوسوۃ ۱/۲۹، بتحقیق شیخ البانی رحمۃ اللہ)

سیدنا عمر رضی اللہ تعالی عنہ نے کہا میں اپنا لشکر روانہ کرتا ہوں حالانکہ میں نماز میں ہوتا ہوں۔ (نیل الاوطار ۲/۳۸۳)

یعنی بعض اوقات نماز کے دوران میرا خیال لشکر کی تیاری کی طرف پلٹ جاتا ہے۔ اسی طرح ایک حدیث میں آتا ہے:

((عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «إِنَّ اللَّهَ تَجَاوَزَ لِي عَنْ أُمَّتِي مَا وَسْوَسَتْ بِهِ صُدُورُهَا، مَا لَمْ تَعْمَلْ أَوْ تَكَلَّمْ))

''سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اللہ تعالیٰ نے میری امت سے وہ خیالات وساوس جو ان کے سینوں میں پیدا ہوتے ہیں، معاف کر دیئے ہیں۔ جب تک ان خیالات کے ساتھ کلام نہ کر لیں یا انہیں عملی جامہ نہ پہنا لیں''۔ (متفق علیہ مشکوۃ باب الوسوۃ ۱/۲۶)

ان احادیث سے معلوم ہوا کہ شیطان نماز کے اندر وسوسے ڈالتا ہے اور جب کسی شخص کو نماز میں کوئی خیال آئے یا وسوسہ پیدا ہو تو وہ اعوذ باللہ پڑھ کر بائیں جانب تین مرتبہ تھوکے۔ اللہ تعالیٰ اس سے یہ وسوسہ دور کر دے گا۔ اور یہ بھی معلوم ہوا کہ وسوسہ اور خیال آجانے سے نماز باطل نہیں ہوتی۔ انسان کو حالت نماز میں ان خیالات کو دور کر کے اپنی پوری توجہ نماز کی طرف مبذول کر دینی چاہیئے تاکہ پورے انہماک اور دھیان سے نماز ادا کی جائے اور اللہ تعالیٰ سے صحیح طور پر مناجات ہو البتہ جتنا دھیان نماز میں کم ہوتا ہے، اتنا ثوب کم ہو جاتا ہے جیسا کہ ابو داؤد اور نسائی اور ابن حبان میں عمار بن یاسر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی حدیث سے معلوم ہوتا ہے۔

ھذا ما عندی واللہ اعلم بالصواب

آپ کے مسائل اور ان کا حل